بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۰ امان ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ مارچ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا رقم فرماتی ہیں:۔

"میری بہن سیدہ امۃ القدوس بیگم حرم وسیم احمد صاحب کا ۲۲ مارچ کا اپریشن اپریل کے پہلے ہفتہ میں مدراس میں ہوگا۔ یہ اپریشن بہت نازک ہوتا ہے احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب کرے اور کسی قسم کا کوئی نقص باقی نہ رہے۔ آمین"

میرا چھوٹا بھائی عزیز قریشی مبشر احمد طاہر لاہور میں ایک ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگیا ہے۔ ہنسلی کی ہڈی میں فریکچر کے علاوہ اور بہت سے زخم آئے ہیں۔

تمام بزرگان و احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار (پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم اے
(ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یومِ مسیح موعود ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء بعد نمازِ جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہوگا تمام احباب سے گذارش ہے کہ وقتِ مقررہ پر تشریف لاکر مستفید ہوں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی علماء تقاریر فرمائیں گے۔

ملک عبداللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جھوٹ فسق و فجور کا باعث بنتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتا ہے

یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں یہ انسان کو سزا کا مستحق بناتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ○ (المومن آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

(۲) وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور انہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذّاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو انکی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۱ تا صفحہ ۳۵۳)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۰ امان ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہِ حق سے بھٹکانے والا ایک خطرناک مغالطہ

بسا اوقات انسان جن چیزوں سے ٹھوکر کھا کر راہِ سداد سے بھٹک جاتا ہے اُن میں سے ایک مال اور اولاد کی کثرت بھی ہے۔ جن کے ہاں مال اور اولاد کی کثرت ہو وہ بالعموم غرور میں مبتلا ہو کر دوسروں کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی تمام تر نافرمانیوں کے باوجود سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بڑے نیک ہیں۔ یہ دھوکہ انہیں اس لئے لگتا ہے کہ وہ یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ ہم نیکی کے راستہ پر گامزن ہیں جبھی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکثرت مال عطا کیا ہے اور اس پر مزید یہ کہ اولاد سے بھی ہمیں خوب نوازا ہے۔ ایسے لوگ جس خطرناک دھوکہ اور مغالطہ میں مبتلا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝

(المومنون آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:- کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھاتا ہے؟ (ایسا نہیں) بلکہ وہ (حقیقتِ حال کو) سمجھتے نہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے اس خیال کی پوری پوری تردید فرمادی ہے کہ مال اور بیٹوں کی کثرت کسی کے نیک ہونے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کی علامت ہے۔ البتہ یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ پھر مال اور اولاد کے تعلق میں وہ حقیقتِ حال کیا ہے جسے ایسے لوگ سمجھتے نہیں۔ اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ دیا ہے۔ چنانچہ وہ مال اور اولاد کے تعلق میں حقیقتِ حال کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ (الانفال آیت ۲۹)

ترجمہ:- اور یاد رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک فتنہ (یعنی آزمائش کا ذریعہ) ہیں اور یہ کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔

اگر انسان اس حقیقت کو سمجھ لے کہ مال اور اولاد بذاتِ خود کوئی بڑا اجر نہیں ہیں بلکہ یہ تو آزمائش کا ایک ذریعہ ہیں یعنی ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انسانوں کا امتحان لیتا ہے کہ آیا وہ ان نعمتوں کی فراوانی پر کبر و غرور میں مبتلا ہو کر خدا سے دُوری اختیار کرتے ہیں یا انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے خدا تعالیٰ کے مقرب بننے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ مال اور اولاد کی کثرت کو قربِ الٰہی کا ذریعہ بنانے کی بجائے بالعموم ایسے لوگ اس پر فخر و مباہات میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ سے دُور سے دُور تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور پھر بھی سمجھتے یہ ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے بڑے مقرب ہیں جبھی تو اُس نے ہمیں ان چیزوں کی کثرت سے نوازا ہے۔ ان کا یہ گھمنڈ انہیں مامور من اللہ کی (جسے خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے مبعوث فرماتا ہے) مخالفت پر آمادہ کرتا ہے اور اس طرح وہ اور زیادہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے خیالِ فاسد کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ۝

(سبا آیات ۳۵ تا ۳۸)

ترجمہ:- اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ہوشیار کرنے والا نہیں بھیجا کہ اس کے مالداروں نے یہ نہ کہا ہو کہ (اے رسولو!) ہم تمہاری رسالت کے منکر ہیں۔ نیز وہ یہ بھی کہتے رہے کہ ہم تم سے مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم پر کبھی بھی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ تو کہہ دے میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق (کا دروازہ) کھول دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے لیکن لوگوں میں سے اکثر جانتے نہیں۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنادیں۔ ہاں جو ایمان لاتا ہے اور اس کے مناسبِ حال عمل کرتا ہے (وہی ہمارا مقرب ہوتا ہے) اور ایسے ہی لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑھ بڑھ کر بدلے ملیں گے اور وہ بالاخانوں میں امن سے زندگی بسر کریں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بنانے والی دو ہی چیزیں ہیں ایک ایمان اور دوسرے اعمالِ صالحہ۔ جب تک انسان مامور من اللہ پر ایمان لا کر اور مناسبِ حال اعمال بجا لا کر ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا نہ کرے وہ خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں بن سکتا۔ محض مال اور اولاد کی کثرت ہرگز کسی کے مقرب ہونے کی علامت نہیں ہوتی۔ ہاں مال اور اولاد کی کثرت اُس وقت اور اُسی صورت میں انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنانے کا موجب ہوسکتی ہے جب وہ ایمان لانے کے بعد وہ نیک اعمال بجا لائے جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر مال اور اولاد کے تعلق میں انسان پر واجب کئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ التغابن میں یہ بتانے کے معاً بعد کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہارے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ ہیں ان کے تعلق میں عمل صالح کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (التغابن آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:- تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف آزمائش کا ایک ذریعہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ پس (مال اور اولاد کے فتنہ سے بچنے اور اس آزمائش میں پورا اُترنے کے لئے) جتنا ہوسکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سُنو اور اُس کی اطاعت کرو اور (جو کچھ اللہ نے مال اور اولاد وغیرہ تمہیں دیا ہے اُسے) اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

سو ظاہر ہے کہ محض مال اور اولاد کی کثرت قُربِ الٰہی کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ دونوں چیزیں اُس وقت انسانوں کے لئے قربِ الٰہی کا موجب ہوسکتی ہیں جب وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور جملہ احکامِ الٰہی کی اطاعت بجا لا کر اپنے مال کو اس طرح خرچ کریں اور اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ یہ دونوں چیزیں دین کے کام آسکیں یعنی مال کو خدا کی راہ میں خرچ کریں اور اولاد کو خادمِ دین بنائیں اور اس میں بخل اور دنیا کے لالچ کو سدِّ راہ نہ بننے دیں۔ بصورتِ دیگر یہ دونوں چیزیں اور ان کی کثرت ان کے لئے فتنہ کا موجب ثابت ہوگی اور وہ سخت ابتلاؤں میں پڑے بغیر نہ رہیں گے۔

الغرض محض مال اور اولاد کی کثرت کو اپنے نیک ہونے اور مقربِ الٰہی ہونے کی علامت سمجھنا نفس کا ایک بہت بڑا مغالطہ ہے جو انسان کو راہِ سداد سے بھٹکا کر راندۂ درگاہ بنانے کا موجب بن سکتا ہے۔ اصل اہمیت تقویٰ، احکامِ الٰہی کی اطاعت اور انفاق فی سبیل اللہ کو حاصل ہے اور یہ مال اور اولاد پر بھی حاوی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمان نوازی ــــ ایک عمدہ خُلق

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ مقیم گھانا (مغربی افریقہ)

مہمان بن کے جو آئے

مہمان کے گھر آنے کی وجہ سے دل میں ایک سرور راحت اور خوشی ہوتی ہے شاذ ہی کوئی ایسا انسان ملے جو مہمان کی وجہ سے خوشی محسوس نہ کرتا ہو اور پھر مہمان کی مہمان نوازی تو ہمیشہ مسلمانوں کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔ کیونکہ یہ ایک نہایت عمدہ خلق ہے۔ اور خلق کے معنی بھی یہ ہیں کہ انسان کا نوع انسان کے ساتھ اچھا تعلق ہو۔

اسلام میں مہمان نوازی کے لئے مذہب و ملت اور قوم کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ کوئی بھی کیوں نہ ہو اس کی مہمان نوازی فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک اچھا موقعہ اور ذریعہ بھی۔ مہمانی کرنے کے لئے تکلف تو کرنا چاہیئے مگر ایک حد کے اندر رہتے ہوئے جو قابل برداشت ہو۔ حدود سے تجاوز کی اسلام اجازت بھی نہیں دیتا۔ لیکن یہ بھی نہیں کہتا کہ تم اس عمدہ خلق سے محروم ہو جاؤ۔ اور سب کچھ کر سکنے کے باوجود بھی کچھ نہ کرو۔

حاتم طائی کی ضیافت بہت مشہور ہے۔ ایک موقعہ پر اس نے اپنے مہمان کو اپنا سب سے عزیز اور قیمتی اور پیارا گھوڑا ذبح کر کے کھلا دیا تھا پس اپنی اپنی ہمت اور طاقت ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے فرستادے آپ کے پاس آئے تو آپ نے فوراً ایک بھنا ہوا بچھڑا ان کے سامنے بطور ضیافت و مہمان نوازی پیش کیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو اخلاق کے بلند ترین مقام پر تھے۔ اور اخلاق کو قائم کرنے کے لئے آپ تشریف لائے تھے آپ کا اسوہ حسنہ بھی مہمان نوازی کے لئے ایک مثال اور ایک نظیر ہے۔

غیر مسلم کی ضیافت اور مہمان نوازی

اسلام بلا امتیاز اور مذہب و ملت اور قومیت مہمان نوازی کی اجازت دیتا ہے بلکہ پسند کرتا ہے کہ مسلمان اس خلق میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں اور اس اعلیٰ خلق کو بھی اپنائیں۔ اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی سنیئے آپ فرماتے ہیں:۔

"کوئی شخص عیسائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضرت نے اس کی بہت سی تواضع اور خاطر داری کی۔ بہت بھوکا تھا حضرت نے اسے خوب کھلایا کہ اس کا پیٹ بہت بھر گیا۔ رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی جب وہ سو گیا تو اس کو بہت زور سے دست آیا وہ روک نہ سکا اور رضائی ہی میں کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھ کر کراہت کریں گے شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا۔ جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے اس میں دست کیا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تا کہ میں صاف کروں۔ لوگوں نے عرض کی کہ حضرت آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ہم جو حاضر ہیں ہم صاف کر دیں گے حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میرا ہی کام ہے۔ اور اٹھ کر پانی منگوا کر خود ہی صاف کرنے لگے۔ وہ عیسائی جبکہ ایک کوس نکل گیا تو اس کو یاد آیا کہ اس کے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہوں اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اس کے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہیں۔ اس کو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو میں کبھی اس کو نہ دھوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص جس میں اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر وہ مسلمان ہو گیا۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۵۵)

سبحان اللہ کیا خوب مہمان نوازی ہے۔ کیا ایسی مثال۔ اس کی نظیر دنیا میں کہیں مل سکتی ہے۔ خود محبوب خدا شہنشاہوں کے شہنشاہ۔ رسولوں کے سردار اپنے ہاتھ سے اپنے مہمان کی خدمت اس طرح بھی کرتے ہیں کہ اس نے جو رضائی گندی کر دی اپنے ہاتھ سے دھو دی۔ دنیا ایسی نظیر پیش کرنے سے یکسر عاری ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ اپنے مہمان کو سات بکریوں کا دودھ پلا دیا۔ یہ ہے مہمان نوازی۔

تبلیغ کرنے کا ایک طریقہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی تھا کہ جو لوگ آپ کی باتیں سننے کے لئے آتے آپ انہیں کچھ نہ کچھ کھلاتے کہ اس سے بھی پیار اور محبت بڑھتا اور دلوں کی کدورت دور ہوتی ہے۔ تبلیغ کے میدان میں یہ گُر بھی بہت کارآمد اور مؤثر ذریعہ ہے۔ اپنی آواز کو دوسروں تک پہنچانے کا۔

ایک صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا واقعہ

کچھ لوگ معاشرہ میں ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو مہمان نوازی سے کتراتے ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ ان کے ہاں کوئی مہمان بھی آئے شاید وہ اس وجہ سے گھبراتے ہوں کہ ان کے پاس مہمان نوازی کے لئے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ حالانکہ اسلام قطعاً یہ نہیں کہتا کہ تم خواہ مخواہ تکلیف میں پڑو۔ ہاں اگر کچھ تکلف سے مہمان کی خدمت کر سکتے ہو تو بہت اچھا ہے ورنہ جو ماحضر ہے پیش کر دیا جائے۔ ویسے عام طور پر ہم بزرگوں سے یہی سنتے آئے ہیں کہ "مہمان اپنی قسمت لے کر آتا ہے" یہی بات آپ اکثر سنیں گے میرے پاس تو کچھ بھی نہ تھا۔ مہمان آیا تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی سب چیزوں کا بندوبست کر دیا۔ اور یہ ہے بھی ٹھیک۔ اللہ تعالیٰ تو حالات کو اور دلوں کو اور نیتوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اسی کے مطابق بازپرس ہوگی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا واقعہ مہمان نوازی کا بہت ہی عجیب اور ایمان افروز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ ایک مہمان ہے کون مہمان نوازی کی خدمت بجا لائے گا۔ تو ایک عاشق رسول نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ چنانچہ مہمان ان کے ساتھ گھر چلا گیا۔ جب وہ صحابی اپنے گھر پہنچے تو اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مہمان بھیجا ہے۔ گھر میں کیا کچھ ہے جس سے مہمان کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ اس کی بیوی نے کہا کہ کھانے کے لئے بہت ہی تھوڑا سا ہے۔ شاید بچوں کے لئے بھی کافی نہ ہو چنانچہ دونوں میاں بیوی مشورہ کرنے لگے کہ بچوں کی اور اپنی تو کوئی بات نہیں۔ مہمان کو کھانا ضرور کھلانا چاہیئے وہ نیک بخت بیوی کہنے لگی ٹھیک ہے۔ چنانچہ دونوں میں باہم یہ طے پایا کہ بچوں کو تو بغیر کھلانے کے ہی سلا دیا جائے اور جب مہمان کے سامنے کھانا رکھ دیا جائے۔ تو آداب مہمان نوازی کے طور پر خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ جائیں لیکن ساتھ کھانا نہیں کھانا۔ اور خاوند نے اپنی بیوی سے کہا کہ دیئے کو ٹھیک کرنے کے بہانے بجھا دینا۔ اور جب مہمان کھانا شروع کرے تو یونہی جھوٹ موٹ منہ سے کھانے کی آواز نکالنا گویا کہ ہم بھی ساتھ ہی کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مہمان کے سامنے کھانا رکھ دیا اور خود بھی بیٹھ گئے اور دیا بھی بجھا دیا۔ اور بغیر کھائے منہ سے چپ چپ کی آواز بھی نکالنے لگے اس طرح انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی مہمان نوازی کی۔ اور اپنے بچوں کو بھی کچھ نہ کھلایا۔ صبح ہوئی تو وہ مہمان اور میزبان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا رات تمہاری مہمان نوازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے عرش پر خدا بھی مسکرا رہا تھا۔

یہ واقعہ ان لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہے جو کہتے ہیں ہم تو پہلے ہی غریب ہیں، کھانے کو میسر نہیں اور یہ مہمان اس وقت آن ٹپکا ہے۔ اسلامی تاریخ اور روایات میں بے شمار ایسے واقعات ملیں گے کہ گھر میں کچھ بھی نہ تھا مگر متوکلین علی اللہ نے ایسا نمونہ دکھایا کہ عقل بھی حیران رہ جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تو شان ہی حضرت خدیجہؓ نے یہ بتائی تھی "وتقری الضیف" کہ اللہ تعالے آپ کو ہرگز ضائع نہ کرے گا کیونکہ آپ میں ایک خوبی اعلیٰ درجہ کی یہ پائی جاتی ہے۔ کہ آپ مہمان نواز ہیں اور مہمان کی خدمت بجالاتے ہیں۔

ایک بزرگ کا واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ایک بزرگ کا واقعہ سنایا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ درس القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ میں بھی درج ہے۔ ایک بزرگ بہت مہمان نواز تھے۔ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا وہ مہمان کی خدمت میں صرف کر دیتے۔ اتفاقاً ایک دن ایسا ہوا کہ گھر میں کچھ نہ تھا اور مہمان بھی آگیا۔ لیکن آپ نے چنداں فکر نہ کی کہ اب کیا ہوگا چونکہ خدا تعالے پر توکل تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کو بھی معلوم تھا کہ اس کے گھر کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مہمان سے کہا کہ یہ بستر اور چارپائی ہے۔ آپ ذرا آرام فرماویں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں اور پھر کیا تھا انہوں نے وضو کیا۔ دوسرے کمرے میں جا کر خوب دعا کرنی شروع کی اور یہ کہنے لگے

اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

کہ میں اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالے یقیناً اپنے بندوں کو خوب دیکھتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کسی نے دروازہ پر دستک دی اور دستک دینے والا کہنے لگا لیجئے لیجئے میرا ہاتھ جلا جاتا ہے۔ چنانچہ ان بزرگ صاحب نے وہ تھال لے لیا۔ اس میں نہائت گرم گرم تازہ اور لذیذ پلاؤ پکا ہوا تھا۔ وہ یہ دے کر چلا گیا۔ بزرگ نے بیان کیا کہ اس کے بعد وہ آج تک تھال لینے بھی نہیں آیا۔ مجھے پتہ نہیں کہ کون تھا اور کون نہیں؟

توکل اور مہمان نوازی کی مثال کیسی عمدہ ہے۔ اللہ تعالے تو اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف اور آگاہ ہے اس کو خوب معلوم ہے کہ کسی کے پاس کیا چیز ہے۔ اور کیا نہیں؟ وہ دلوں کے بھید سے بھی خوب واقف ہے۔

حضرت رابعہ بصری کا واقعہ
مہمان نوازی

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک واقعہ مہمان نوازی سے متعلق یہ سنایا کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصری کے ہاں دس مہمان آگئے۔ گھر میں اس وقت صرف دو روٹیاں تھیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ خود بھی روزے سے تھیں۔ مہمانوں کی آمد پر انہوں نے سوچا کیوں نہ اللہ تعالے سے سودا کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی خادمہ سے کہا کہ یہ دو روٹیاں فقیر کو دے آؤ۔ وہ خادمہ کہنے لگی گھر میں اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں فقیر ہی کو دے آؤ۔ خادمہ سوچنے لگی۔ کہ عجیب بات ہے گھر میں بھی کچھ نہیں۔ اور مہمان بھی آئے ہیں۔ چلو پیٹ بھر کر نہ سہی ایک ایک لقمہ بھی مہمانوں کو دیں تو نہ دینے سے تو بہتر ہے۔ مگر حضرت رابعہ بصریؒ نے حکم دیا کہ جو میں نے کہا ہے وہ کرو۔ چنانچہ وہ دو روٹیاں لے کر فقیر کو دے دی گئیں۔ اس اثناء میں ایک اور خادمہ جو کسی امیر کے گھر سے آئی تھی اٹھارہ روٹیاں لے کر آئی۔ اور رابعہ بصری کو دیں۔ انہوں نے گنا کہ یہ تو اٹھارہ ہیں واپس کر دیں کہ یہ میرا حصہ نہیں ہے۔ چنانچہ وہ چلی گئی۔ جونہی وہ اپنے گھر پہنچی اس کی مالکہ کہنے لگی ارے کم بخت تو اتنی دیر سے کہاں تھی۔ ابھی رابعہ بصری کا حصہ پڑا ہوا ہے یہ لے اور بیس روٹیاں انہیں دے آ۔ چنانچہ وہ خادمہ بیس روٹیاں لے کر آپ کے پاس آئی تو آپ نے لے لیں۔ اور مہمانوں کو دیں۔ اور بعد میں بتایا کہ میں نے اللہ تعالے سے سودا کیا تھا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے اگر خدا تعالے کی راہ میں ایک خرچ کرو گے تو دس گنا ملے گا۔

یہ اپنے رنگ کی علیحدہ مہمانی کی مثال ہے۔ پہلی مثال میں تو یہ تھا کہ گھر میں کچھ بھی نہیں تھا خدا تعالے نے اس طرح بندوبست کر دیا۔ دوسری مثال میں یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا گھر میں موجود ہے۔ وہ بھی خدا تعالے کی راہ میں دے دیا۔ چنانچہ جو لوگ خدا تعالے پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور مہمان کی آمد سے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالے پھر ان کے لئے بندوبست بھی کر دیتا ہے۔ وہ تو وہاں سے انسان کو دیتا ہے جہاں سے انسان کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ وہ راہیں کھولتا ہے جو بظاہر ناممکن اور مسدود نظر آتی ہیں۔ بس یہ خدا کی قدرتیں ہیں اور مخلص بندوں کے لئے اس کے نشانات۔

دو پرندوں کی مہمان نوازی
ایک مسافر کے لئے

انسان میں تو یہ جذبہ موجود ہی ہے لیکن سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ پرندوں میں بھی یہ جذبات پائے جاتے ہیں۔ یہ حکائت اور واقعہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی سنیئے۔

آپ نے فرمایا:۔

"ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر و مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں۔ اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جاوے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جاوے اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۸۱-۲۸۲)

کاش وہ لوگ اس ایک واقعہ ہی سے سبق حاصل کریں جو مہمان کو جائز عزت و تکریم نہیں دیتے۔ اس کی خدمت کرنے سے اپنے آپکو بچاتے ہیں کہ یہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مہمان کی مہمانی اور خدمت کرنی چاہیئے یہ نیکی بھی ہے اور کار ثواب بھی۔

فرمانِ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم

مہمان نوازی کے متعلق سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کر چکا ہوں۔ اس سلسلہ میں آپ کا ایک فرمان بھی قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے آپ فرماتے ہیں:۔

عن ابی شریح العدوی انہ قال ابصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعتہ اذنای حین تکلم بہ قال من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ قالوا وما جائزتہ قال یوم ولیلۃ قال والضیافۃ ثلاثۃ ایام وما کان بعد ذالک فھو صدقۃ

(ترمذی کتاب الصلۃ باب ماجاء فی الضیافۃ)

حضرت ابو شریح العدویؓ بیان کرتے ہیں کہ میری دونوں آنکھوں نے دیکھا اور دونوں کانوں نے سنا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالے اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ اسے اپنے مہمان کی جائز عزت و تکریم ضرور کرنی چاہیئے۔ اسی حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ مہمان کی مہمان نوازی پہلے دن تو خوب تکلف سے اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور پھر تین دن تک اگر یہ ہو تو بہت اچھا ہے۔ گویا مہمانی کی حد بھی خود ہی مقرر کر دی کہ تین دن۔ اور اگر تین دن کے بعد بھی کوئی ٹھہرے تو یہ نیکی اور کار ثواب ہے کہ اس کی خدمت اور خاطر تواضع کی جائے۔ بہرحال یہ خلق بہت عمدہ اور بہت ضروری ہے کہ انسان اپنے مہمان کی خدمت و مدارت کرے اور اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھے۔

پھر آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ

لا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ (ترمذی)

کہ مہمان اتنے دن کسی کے ہاں نہ ٹھہرے کہ میزبان بھی تنگ پڑ جائے۔ گویا میزبان کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ مہمان کی خاطر و مدارت کرے۔ وہاں آپ نے مہمان کو بھی یہ سبق سکھایا کہ تم کسی کے ہاں اتنے دن بطور مہمان نہ ٹھہرو کہ میزبان تنگ پڑ جائے۔ (باقی)

حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کے ذریعہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری - سابق مبلغ مغربی جرمنی

آج سے چودہ سو برس قبل اللہ تعالیٰ نے خاتم المرسلین، سید الاولین و الآخرین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں توحید کا جو چشمہ جاری کیا ہے اس نے یہاں ایک بے آب و گیاہ وادی اور ایک سنگلاخ زمین کے اندر علم و معرفت کا دریا بہا دیا وہاں اس کے دھارے سے ایک عظیم امت کو سیراب کرتے ہوئے موجودہ دور کے ان سبزہ زاروں کو بھی آبِ حیات مہیا کرنے لگے جو الحاد، مادہ پرستی اور تثلیث کی خشک اور مسموم ہواؤں کی لپیٹ میں آکر پژمردہ ہو رہے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے ماحول میں پیدا ہوئے جو بت پرستی کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ ایسے لوگوں کے اندر پیدا ہوئے جو رحمٰن کے نام سے نا آشنا تھے۔ ایسے ملک میں پیدا ہوئے جو ایک طرف آتشکدوں سے گھرا ہوا تھا تو دوسری طرف انسان پرستی کے طلسماتی گرداب کی لپیٹ میں تھا۔

اس ماحول کے اندر اور ان حالات کی موجودگی میں آپ نے توحید کا علم بلند کیا اور ایسے رنگ میں بلند کیا کہ آج چودہ سو سال گزرتے ہیں وہ علم سرنگوں نہیں ہو پایا۔ اس عرصہ میں آپ کے ماننے والوں پر طرح طرح کے انقلاب آئے ان کا اتحاد پارہ پارہ ہوگیا۔ ان کی اخوت عداوت میں بدل گئی۔ وہ دین کی راہوں سے ہٹ کر دنیا کے دھندوں میں گرفتار ہوگئے مگر توحید کی شمع جو نور رسالت کی برکت سے ان کے دلوں کے اندر روشن ہو چکی تھی وہ نہ بجھ سکی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت ایسے سامان پیدا کئے کہ توحید کا وہ چشمہ جو ایک دفعہ جاری ہو چکا تھا کبھی خشک نہ ہونے پایا۔ امتِ مسلمہ کے اندر ہمیشہ اور ہر دور میں اولیاء، صلحاء اور مجددین کا ایک ایسا طبقہ موجود رہا جس نے اپنی طہارت نفسی، بصیرت قلبی اور روحانی کے ساتھ مسلمانوں کی اخلاقی اور دینی اصلاح کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ انہیں توحید، اخلاق اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا درس دیا اور انہیں اس انحطاط و پستی کا شکار نہ ہونے دیا جس میں دوسرے انبیاء کی امتیں گر چکی تھیں

موجودہ دور میں بھی جبکہ الحاد و تثلیث کی دوہری یلغار کے نتیجہ میں قریب تھا کہ مسلمان اپنا دینی سرمایہ کھو بیٹھتے اور توحید کا وہ تناور درخت جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اور آپ کے صحابہؓ نے جس کی اپنے خون سے آبیاری کی تھی۔ جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کی برکت سے آپ کے ہی ایک روحانی فرزند کو اس یلغار کے سامنے سینہ سپر کر دیا اس مرد مومن نے اپنے انفاسِ قدسیہ اور برکاتِ سماویہ کی مدد سے کچھ اس طرح مقابلہ کیا کہ کفر و الحاد کی آندھیاں خود بخود تھم گئیں اور توحید کا درخت اپنی پہلی سی شان اور آب و تاب کے ساتھ لہلہانے لگ گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک واحد و قہار خدا کے تصور کے بغیر نہ انسان نیکیوں کی طرف مائل ہو سکتا ہے اور نہ بدیوں سے نجات پا سکتا ہے۔ دنیا میں جس قدر گناہ، ظلم اور فساد ہو رہا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ خدائے واحد پر یقین نہیں رہا اور جو کچھ تھوڑا بہت نیکی کی طرف میلان نظر آتا ہے تو اس کا بھی یہی سبب ہے کہ دل کے کسی گوشہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک ہلکا سا تصور ابھی موجود ہے۔ اگر خدا کی ہستی پر ایمان اور یقین کلیتہً ختم ہو جائے تو دنیا سے امان اٹھ جائے اور انسان انسان نہ رہے بلکہ درندہ بن جائے۔

اسلامی شریعت کے جملہ قوانین اسی حقیقت پر مبنی اور اسی کے گرد گردش کرتے ہیں اور چونکہ ایک بلند و برتر ہستی کی تلاش انسانی فطرت کا ایک بنیادی خاصہ ہے اس لئے ان قوانین کو انسان کی فطرت کے ساتھ ایک خاص مناسبت ہے۔

توحید کے قیام کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام نے جو خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ اسلام کا ایک سنہری باب اور آپ کے کارہائے نمایاں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ آپ نے ایک زندہ خدا کا تصور پیش کیا جو اپنی تمام صفات حسنہ سے متصف دنیا کی اسی طرح ربوبیت کر رہا ہے جس طرح اس نے پہلے کی۔ آپ نے اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات کی بنا پر دنیا کے سامنے یہ حقیقت پیش کی کہ خدا اپنے بندوں کی دعائیں سنتا۔ ان کی حاجت روائی کرتا اور ان سے اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جس طرح پہلے انبیاءؑ اور ان کے متبعین کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔

خدائے واحد و یگانہ پر یوں علیٰ وجہ البصیرت اطلاع پانے کے بعد آپؑ نے ممکن وسائل اور تدابیر سے اہل دنیا کو اس سے روشناس کرانے کی سعی فرمائی کبھی آپ نے فرمایا:۔

"دیکھو میں بہت خوشی
سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا
خدا درحقیقت موجود ہے
...... کیا ہی نیک طالع
وہ شخص ہے جو اس خدا کا
دامن نہ چھوڑے۔"

اور کبھی فرمایا:۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے
جس کو اب تک یہ پتہ نہیں
کہ اس کا ایک خدا ہے
جو ہر ایک چیز پر قادر ہے
ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں
ہیں کیونکہ ہم نے اس کو
دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی
اس میں پائی۔ یہ دولت لینے
کے لائق ہے اگرچہ جان
دینے سے ملے اور یہ لعل
خریدنے کے لائق ہے اگرچہ
تمام وجود کھونے سے حاصل ہو"

کبھی آپ نے اس سرچشمہ حیات سے محرومی کا احساس دلا کر اسے پانے کی تلقین فرمائی کہ:۔

"اے محرومو! اس چشمہ کی
طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب
کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ
ہے جو تمہیں بچائے گا۔"

اور کبھی اس کے حسن و احسان کا واسطہ دیکر اس کے حصول کی رغبت دلائی کہ:۔

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے
تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا
ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے
اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا
تم دشمن سے غافل ہوگے
اور خدا اسے دیکھے گا اور
اس کے منصوبے کو توڑے گا۔
.... خدا ایک پیارا خزانہ
ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے
ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار
ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲ تا ۲۴)

اور توحید کا یہ چشمہ نہ رکے گا اور نہ بند ہوگا جب تک ساری دنیا کو سیراب نہ کر لے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی اس سے دنیا کی فلاح و بہبود وابستہ ہے اور اسی میں اس کا [illegible] کا راز مضمر ہے۔

پھر قرآن کریم کے زبردست فیوض میں سے ایک فیض یہ ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق کی نعمت عطا کی جاتی ہے اور یہ وہ چیز ہے جس کا سلسلہ امت مسلمہ کے اولیاء صلحاء اور خواص میں بڑی برکت سے [illegible] چلا آرہا ہے۔ (باقی آئندہ)

ہمارے نبیؐ

اسلام کوئی جبر نہیں [illegible]

سیدنا حضرت مصلح موعود [illegible] فرماتے ہیں:۔

"نماز [illegible] اسلام کوئی جبر نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنا قدم [illegible] ہر بچے کو نماز کی عادت ڈالے۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۲۸)

حضور کے ارشاد کی روشنی میں [illegible] کوئی نماز با جماعت [illegible] کوشش کرتا ہو [illegible] دیگر کی تربیت [illegible] خدام الاحمدیہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنا فرض پہچانیئے!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہے۔" (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا ہر مخلص احمدی کے ایمان کا تقاضا ہے کیا آپ یہ فریضہ پوری طرح ادا کر رہے ہیں؟ (سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے۔

اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد انعام دیئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل اور ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح و تقریب شادی

۱۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے عزیزم چوہدری محمد اکرم صاحب کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ سرانجام پائی۔ اس روز برات جس میں بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے موضع جتوئی شمالی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ سے چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد پہنچی۔ جہاں مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عزیزہ منیرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح پڑھا۔ اسی روز برات واپس ہوئی۔ روانگی سے قبل بھی مربی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(عبدالقادر جتوئی شمالی ضلع مظفر گڑھ)

۲۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عاجز کے بیٹے بشارت علی صاحب کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ سرانجام پائی۔ اسی روز برات جس میں غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے موضع حسن پور ضلع ملتان سے چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد پہنچی۔ جہاں مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عزیزہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح پڑھا۔ اسی روز برات واپس ہوئی۔ روانگی سے قبل مکرم مربی صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(منشی خدا داد حسن پور ضلع ملتان)

الفضل کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہنا ہر احمدی کا جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر الفضل)

محترمہ اختر النساء صاحبہ آف کوئٹہ کا ذکر خیر

(مکرم محمود احمد صاحب جناح روڈ۔ کوئٹہ)

ہماری پھوپھی جان محترمہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ محترم منشی نور محمد صاحب مرحوم آف قادیان یکم جون ۱۹۷۸ء (بروز جمعرات) کو بوقت ساڑھے تین بجے شام ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ۱۹۰۲ء میں حضرت مولوی محمد موسیٰ صاحب مرحوم (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) کے گھر سنور میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۱۷ء میں آپ کا عقد محترم منشی نور محمد صاحب مرحوم (ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان) کے ساتھ ہوا۔ آپ کی تقریب رخصتانہ میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شرکت فرمائی۔

محترم پھوپھا صاحب کا یہ عقد ثانی تھا۔ پھوپھی جان مرحومہ نے زندگی بھر اپنے خاوند کی خدمت کی، ان کی پہلی بیوی سے بہنوں ایسا سلوک کیا اور اس طرح اپنے خاوند مرحوم کی خوشنودی حاصل کی۔

ہم سب بہن بھائی آپ ہی کی زیر نگرانی قادیان میں تعلیم پاتے رہے۔ ہماری بڑی پھوپھی اہلیہ حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری، حکیم ظفر احمد صاحب اور ہمشیرہ انور النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر سب نے آپ کی تربیت سے فیض پایا۔

محترم قریشی محمد اقبال صاحب فرماتے ہیں کہ احمدیت سے سچا عشق اور محبت کی چاشنی مجھے میری شادی کے بعد اس بزرگ ہستی کے طفیل ہی حاصل ہوئی۔ میری اہلیہ محترمہ کی وفات ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ہوئی تو مجھے اپنے تین بچوں کی تربیت سے متعلق فکر پیدا ہوئی۔ پھوپھی جان مرحومہ انہیں اپنے گھر قادیان لے گئیں اور ان سے اس طرح محبت و شفقت فرمائی کہ وہ ماں کی محبت کو بھول گئے۔ بچے ان سے اس طرح مانوس ہو گئے کہ وہ حقیقی والدہ سے زیادہ ان سے محبت و پیار کرتے۔

مرحومہ بہت نرم گفتار تھیں۔ ہر ایک سے محبت و شفقت سے پیش آتیں۔ لڑائی جھگڑے سے سخت متنفر تھیں۔ فرمایا کرتیں کہ جب تم ایک دوسرے سے ناراض ہوتے ہو تو میں بے چین ہو جاتی ہوں اور جب تم باہم صلح کر لیتے ہو تو مجھے تم سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ساری زندگی محبت کا تعلق رکھا۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہؓ اور حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہؓ سے بہنوں کی طرح محبت تھی۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ اپنے خاوند سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا۔ عربی بھی سمجھ لیتی تھیں۔ ۱۹۲۵ء میں قادیان میں آپ کے گھر قرآن کریم کا درس شروع ہوا حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ درس دیا کرتے جس سے محلہ کی مستورات اور ہم بچے استفادہ کرتے تھے۔ آپ نے ہم سب کو اور ہماری اولاد کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔

وفات سے قبل آپ کی خواہش تھی کہ آپ ایک مسجد یا ہسپتال کا ایک وارڈ تعمیر کرائیں۔ ہم سب بھائیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے ورثہ سے ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا جائے۔

اسلام اور احمدیت کی عاشق تھیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہتیں۔ قادیان اور قیام پاکستان کے بعد ربوہ اور کوئٹہ میں سالوں اعتکاف بیٹھتیں۔ پچھلے سال بھی سارے روزے رکھے۔ تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔

آپ کا تابوت جو امانتاً کوئٹہ میں مدفون تھا ۱۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو ربوہ لایا گیا اور موصیہ ہونے کی وجہ سے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب کرام سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کے لئے کوشش فرمائیں۔

مہتمم تربیت
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۹۶

میں آصفہ اقبال زوجہ خواجہ اقبال احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ زیورات طلائی (الف) ایک سیٹ ہار۔

(ب) چوڑیاں ۶ عدد وزن ۱۰ تولہ -/۶۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ آصفہ اقبال زوجہ خواجہ اقبال احمد صاحب احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ میاں غلام احمد وصیت ۱۰۳۸۲ امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔

گواہ شد۔ میاں برکت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۹۷

میں محمود احمد خان ولد محمد علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۶ ج۔ب فیصل آباد حال ہیمبرگ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰۰ جرمنی مارک ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ محمود احمد خان ہیمبرگ جرمنی۔

گواہ شد۔ لئیق احمد منیر ہیمبرگ۔ جرمنی

گواہ شد۔ عبد اللطیف وصیت ۲۰۲۹۵ ہیمبرگ مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۳۹۹۸

میں امۃ الحفیظ زوجہ بشیر احمد سرویا قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے

۲۔ کانٹے، انگوٹھی وزن ۲ تولہ -/۱۵۰۰ روپے

۳۔ سلائی مشین -/۲۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ زوجہ بشیر احمد صاحب سرویا ۱۷/۲ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ بشیر احمد سرویا (خاوند موصیہ) وصیت نمبر ۲۰۶۲۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد عبد اللہ قریشی دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۹۹

میں سردار بیگم بیوہ عبد الحمید صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۷۰۔ الف ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ۶ ماشہ بُندے مالیتی -/۳۰۰ روپے

۲۔ فروخت شدہ زمین ۶½ ایکڑ (از ترکہ خاوند) مالیت -/۱۰۰۰۰ روپے

۳۔ بھینس راس ایک عدد -/۱۵۰۰ روپے

۴۔ کٹا بھینس فروخت کردہ -/۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ سردار بیگم زوجہ عبد الحمید مرحوم c/o صوفی غلام محمد چک نمبر ۲۷۰۔ الف کاچیلو ضلع تھرپارکر۔ سندھ

گواہ شد۔ عبد الکریم ولد مہر الدین چک نمبر ۲۷۰ الف ضلع تھرپارکر۔ سندھ۔

گواہ شد۔ غلام رسول ولد الٰہی بخش چک نمبر ۲۷۰۔ الف۔ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ

مسل نمبر ۲۴۰۰۰

میں شریفاں بی بی زوجہ بشیر احمد افضل صاحب قوم کاہلوں پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت جون ۱۹۳۵ء ساکن چک نمبر ۱۱۷ چہور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین جو خاوند سے ملی ۵ کنال قیمت -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے (۱) زمین کی آمد سالانہ -/۵۰ روپے (۱/۱۲)۔ مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ شریفاں بی بی زوجہ بشیر احمد افضل چک ۱۱۷ چہور۔ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ عطاء اللہ فاضل صدر جماعت احمدیہ چہور چک ۱۱۷ شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ بشیر احمد افضل (خاوند موصیہ) ولد محمد الدین صاحب چک ۱۱۷ چہور۔ شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۴۰۰۱

میں زکیہ فردوس کوثر بنت صوفی نذیر احمد صاحب قوم ججہ پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا اس وقت -/۲۰ روپے جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ زکیہ فردوس کوثر کوارٹر ۱۴۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد۔ صوفی نذیر احمد وصیت ۱۰۰۹۱ سیکرٹری مال محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد۔ محمد شفیع سادھوکے۔ گوجرانوالہ۔ وصیت نمبر ۱۱۳۸۱ (صدر جماعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمدِ باری تعالیٰ و شکریۂ احباب

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

۱۹۵۹ء میں جب حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیماری کا دوسری بار شدید حملہ ہوا تو احبابِ جماعت جن کو اپنے پیارے امام سے انتہائی محبت اور عقیدت تھی انہوں نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شدید بیماری کے پیشِ نظر دھڑا دھڑ صدقات کی رقوم بھجوانی شروع کیں کہ ان رقوم سے جانور صدقہ کر دئے جائیں۔ اُس وقت خاکسار کے ذہن میں ایک حدیث آئی کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو تم صدقات دو اور ایسے لوگوں کو دو جو اسی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ اِس ارشادِ نبوی کے پیشِ نظر خاکسار نے اخبار الفضل میں تحریک کی۔ دوست حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی شدید بیماری کی وجہ سے صدقات بھجواتے ہیں بے شک جانور بھی صدقہ کئے جائیں مگر اکثر غریب و نادار مریضان جو بوجہ مفلسی اپنا علاج نہیں کروا سکتے ان کے علاج کے لئے ایسی صدقات کی رقوم فضلِ عمر ہسپتال میں بھجوائی جائیں تاکہ ایسے مستحق لوگوں کا مفت علاج کیا جا سکے۔ خاکسار ایک نہایت حقیر اور عاجز بندہ ہے مگر سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غریب اور مستحق بندوں کے علاج کے لئے خاکسار کے دل میں بات ڈالی تھی چنانچہ ۱۹۵۹ء سے احبابِ جماعت نے حسبِ استطاعت اِس تحریک میں دل کھول کر حصہ لیا اور اس وقت سے اب تک جبکہ بیس سال گزر چکے ہیں احباب باقاعدگی سے اِس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ صدقات کی جو رقوم آتی ہیں وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں امانت میں جمع ہوتی ہیں۔ اسی طرح بلاواسطہ فضلِ عمر ہسپتال میں جو رقوم اِس مد میں آتی ہیں وہ بھی صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع ہوتی ہیں۔ ان رقوم سے مستحق غریب مریضوں کا علاج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ یہ رقوم ان کے علاج یا تشخیص کے اخراجات یا ان کی مناسب غذا (اگر یہ ضروری ہو) پر خرچ ہو رہی ہیں۔ ۱۹۵۹ء سے ہی باقاعدہ اس کا حساب ہسپتال میں رکھا جاتا ہے اور جو اخراجات ہوتے ہیں وہ بذریعہ چیک خزانہ سے نکلوائے جاتے ہیں نیز سال میں دو مرتبہ جب صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹرز ہسپتال کے حسابات کا آڈٹ کرتے ہیں تو وہ اِس مد کا بھی تفصیلی آڈٹ کرتے ہیں۔

اِس تحریک پر بیس سال گزرنے پر اِس عاجز حقیر کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے لبریز ہے کہ کس طرح اس نے خاکسار کے دل میں یہ تحریک ڈالی اور پھر اس میں بے حد برکت ڈالی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خاکسار ان سب معطی حضرات کا جو اِس مد میں رقوم بھجواتے رہے ہیں اور بھجوا رہے ہیں دِل سے شکرگزار ہے۔ یہ عاجز نہایت حقیر انسان ہے مگر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ان سب معطی حضرات کے لئے التزام سے دعائیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے قبول فرمائے۔ آمین

ولادت

خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم ملک حفیظ الدین خان صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت شیخ ظہور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا اور مکرم ملک بشارت علی صاحب مرحوم شاہدرہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام نعیم الدین تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(یوسف سلیم ملک ایم۔اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی)

ماہِ امان/مارچ میں اپنی سہولت کے مطابق تمام مجالس پکنک منائیں گی۔ کیا آپ کی مجلس نے دن مقرر کر لیا ہے؟

(قائد ذہانت و صحتِ جسمانی انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ ہدایت بیگم صاحبہ سوکیہ کی وفات

(محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ)

مکرم ہدایت اللہ صاحب حبش جو ہمارے مخلص جرمن احمدی دوست ہیں ان کی اہلیہ محترمہ ہدایت بیگم صاحبہ سوکیہ وفات پا گئیں۔ اُن کے متعلق اچانک معلوم ہوا کہ انہیں کینسر ہے اس لئے فوری طور پر انہیں ہسپتال داخل کیا گیا لیکن بیماری بہت شدت اختیار کر چکی تھی اس لئے وہ صحتیاب نہ ہو سکیں۔

محترمہ ہدایت بیگم سوکیہ صاحبہ ماریشس کی رہنے والی تھیں اور بہت مخلص اور جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والی تھیں۔ جب تک ماریشس میں رہیں تقریری اور تحریری کاموں میں پورا حصہ لیا اور جب مکرم حبش صاحب کے ساتھ شادی ہوئی تو جرمنی آکر جماعت کے کاموں میں پوری طرح اُن کا ساتھ دیا اور مدد کی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور مکرم حبش صاحب اور دیگر لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

اپنے پیچھے انہوں نے صرف ایک بچی چھوڑی ہے جو صرف تین سال کی ہے اللہ تعالیٰ اس بچی کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم پروفیسر محبوب الٰہی صاحب کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں نیز مرزا ارشد بیگ صاحب کی دختر بیمار ہے اور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہے۔

۲۔ حاجی احمد بخش صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں نیز ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ کے بہنوئی لاہور میں بیمار ہیں۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

۳۔ مکرم عبد المجید صاحب ثانی کا لڑکا ناصر احمد بیمار ہے نیز ماسٹر بشیر احمد صاحب کے لڑکے منور احمد کو پولیو ہے۔ (عبد الشکور باجوہ مربی سلسلہ کرونڈی)

۴۔ خاکسار کے والد شمس الدین صاحب صراف بعارضہ فالج بیمار ہیں نیز خاکسار کا اپریشن ہوا ہے۔ (کریم الدین خان۔ کریم میڈیکل سٹور۔ سیالکوٹ)

۵۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (عبد القدیر گنج مغلپورہ لاہور)

۶۔ چوہدری محمد شریف صاحب کی دختر پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

۷۔ مکرم بشیر احمد صاحب خالد کے گردے میں پتھری تشخیص ہوئی ہے۔ ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(میر غلام احمد نسیم مبلغ زیمبیا)

احبابِ جماعت اِن سب کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی میں مکان باقبضہ برائے فوری فروخت

سنٹرل کمرشل ایریا P.E.C.H. سوسائٹی میں ایک دو منزلہ مکان جس کے نیچے تین دکانیں۔ پہلی منزل میں تین کمرے وغیرہ (خالی برائے فوری قبضہ) دوسری منزل میں تین کمرے اور دیگر ضروریات (کرایہ پر) مکان کا لاہور میں جائیداد سے تبادلہ بھی ہو سکتا ہے۔ رابطہ کے لئے مرزا نثار احمد صاحب F-56/1 مارٹن روڈ کوارٹرز 2 جہانگیر روڈ کراچی۔ فون نمبر دفتر 516781 Ext 307۔ گھر 410565 سے ملیں۔

شیخ ذکاء اللہ مسلم روڈ شیخ مارکیٹ سمن آباد۔ لاہور